بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۰ | ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۱ ھ | ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۲ ء | نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بھی بلغمی کی وجہ سے تکلیف رہی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق آج لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے بخار نارمل ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں بصدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں بعض اصحاب نے خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت احمدیہ کو نہایت اہم ہدایات

جنگ کے موجودہ خطرات کے متعلق

قادیان ۲۰ امان ۱۳۲۱ ہش۔ آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو جنگ کے پیدا کردہ نازک حالات میں بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی جن کو اختصار کے ساتھ اصل خطبہ شائع کرنے سے قبل درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب اُن پر فوراً کاربند ہو جائیں:۔

حضور نے فرمایا۔ میں مہینوں بلکہ سالوں سے جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ یہ دن نہایت ہی نازک ہیں اُن کو اپنے عمل میں اصلاح کرنی چاہیئے خشیت اللہ دلوں میں پیدا کرنی چاہیئے۔ اور ایک جماعت ہو کر جیسا کہ جماعت ہونے کے فرائض ہیں۔ اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت کے ایک حصہ نے اس پر عمل نہیں کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اس کا خمیازہ ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اور اگر اب بھی اصلاح نہ ہوئی۔ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ کہ اور کس حد تک خمیازہ بھگتنا پڑے۔ میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جنگ کے ایام میں بعض لوگ وقتی یا ذاتی مخالفتوں کی وجہ سے جنگ کی بُری خبروں پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یہ امر کئی لحاظ سے نہ صرف دوسروں کے لئے بلکہ خود اُن کے لئے بھی مضر ہے۔ میں متواتر کئی خطبے اس امر پر پڑھ چکا ہوں۔ اور بہت دفعہ جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کا یہ فیصلہ ہو۔ کہ ہم کسی رنگ میں بھی جماعتی طور پر حکومت کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ تو اس قسم کے خیالات ایک حد تک جائز سمجھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ایک طرف جماعت اپنی طاقت اور قوت سے بہت بڑھ کر فوجی کاموں میں حصہ لے رہی ہے۔ فوجی رنگروٹ دے رہی ہے۔ اور اس کے جگر گوشے اور بھائی لڑائی میں شامل ہیں۔ اور دوسری طرف ایک حصہ ان لوگوں کی طرح جن کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا خوف نہیں ہوتا۔ اور جو خدا کے غضب کے وقت بھی ڈرنا نہیں جانتے۔ ایسی خبروں پر جن میں گورنمنٹ کی کسی شکست کا ذکر ہو لنگر بے پروائی ظاہر کرے۔ یا خوشی ظاہر کرے۔ تو اس کے سوائے اس کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ اپنے ہی بھائیوں کی تباہی اور بربادی پر خوشی ظاہر کی جاتی ہے۔ ابھی میرے سفر کے دوران میں ملایا۔ رنگون۔ سماٹرا۔ اور جاوا کی لڑائیوں نے نہایت ہی تکلیف دہ شکل اختیار کر لی ہے میں ایسے لوگوں سے خواہ وہ کتنے ہی تھوڑے ہوں۔ پوچھتا ہوں کہ کیا اب وہ ان سینکڑوں احمدیوں اور درجن کے قریب احمدی مبلغوں کی قید پر خوش ہیں؟ جو ان علاقوں میں تھے۔ ملایا کی فوجوں میں بڑے چھوٹے افسر بھی اور سپاہی بھی سب ملا کر سینکڑوں احمدی تھے۔ اب وہ سارے ہی قید میں ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ وہ زندہ ہیں۔ یا فوت ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے۔ کہ انہیں تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ یا نہیں دی جا رہیں۔ اور اگر انہیں تکلیفیں نہیں بھی دی جا رہیں۔ تو قید بہرحال قید ہی ہے۔ ہمارا ایک مبلغ سنگاپور میں تھا۔ اور ہمارے آٹھ دس مبلغ سماٹرا۔ اور جاوا میں تھے۔ ان سب کے متعلق جب تک جنگ ختم نہ ہو جائے۔ ہمیں کچھ علم نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کا کیا حال ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

وہ تمام لوگ جو انگریزوں کی شکست پر خوشی کا اظہار کرتے تھے میں کس طرح مان لوں۔ کہ وہ دعاؤں میں ہمارے ساتھ شریک ہوتے تھے۔ یقیناً وہ دعاؤں میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہوتے تھے۔ یقیناً وہ دعاؤں میں شریک نہیں ہو سکتے تھے۔ اور اگر وہ شریک بھی ہوتے تھے۔ تو یقیناً وہ دعا کرتے ہوئے منافقت سے کام لیتے تھے۔ اور یقیناً خدا کے فرشتے اُن کی دعا اُن کے مونہہ پر مارتے ہونگے کہ ادھر تو تم انگریزوں کی شکست سے خوش ہوتے ہو۔ اور اُدھر کہتے ہو۔ کہ ہمارے مبلغ اور جماعت کے افراد سزا سے بچ جائیں۔

پس ان کی اس تکلیف کا موجب درحقیقت اسی قسم کے لوگ ہیں۔ فرض کرو سَو آدمی اگر مل کر دعا کرتے۔ تو وہ قبول ہو جاتی۔ مگر سَو میں سے نوّے نے تو دعا کی اور دس نے دعا کرنے میں غفلت سے کام لیا۔ یا ایسی حالت میں دعا کی جبکہ اُن کا دل اس کے خلاف تھا۔ تو سَو آدمیوں کی دعا سے جو نتیجہ نکل سکتا تھا۔ وہ نہیں نکلے گا۔ اور اس کی ذمہ واری اُن دس آدمیوں پر ہو گی جنہوں نے غفلت کی اور کوتاہی سے کام لیا۔

پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تمام لوگ جو ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ ان مشکلات، اور تباہیوں کے نتیجہ میں جو ہماری جماعت پر بھی اثر انداز ہوئیں۔ خدا کے سامنے مجرم ہیں۔ اور وہی لوگ ہماری جماعت کے ان دوستوں اور مبلغوں کی قیدوں اور تکلیفوں کے ذمہ وار ہیں۔ پس میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب جبکہ فتنہ اور زیادہ قریب آ گیا ہے۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرنی چاہیئے۔ اور دعاؤں سے بہت زیادہ کام لینا چاہیئے۔ اس وقت ہمارے ہزاروں احمدی فوجی خدمات میں مصروف ہیں۔ اگر کسی شخص کے دل میں ان ہزاروں احمدیوں کا بھی درد نہیں۔ تو میں ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ سچا احمدی ہے۔ سچا احمدی تو وہ ہے۔ کہ اگر جماعت کے ایک چھوٹے سے چھوٹے فرد کو بھی کوئی تکلیف پہونچے۔ تو وہ اس تکلیف کو اس طرح محسوس کرے۔ کہ گویا اس کی ساری اولاد ذبح کر دی گئی ہے۔ جب تک ہمارے دل میں اپنے بھائیوں کا ایسا درد پیدا نہ ہو۔ اُس وقت تک ہم ہرگز سچے احمدی نہیں کہلا سکتے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے جماعت کے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ ملک میں قحط کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اس لئے جہاں تک ممکن ہو غلہ جمع کر لینا چاہیئے تاکہ بعد میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس وقت قادیان کے لوگ بھی میری تقریر میں بیٹھے تھے اور باہر کی جماعتوں کے دوست بھی۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ لوگوں نے اس بات کی طرف پوری توجہ نہ کی۔ چنانچہ اب مجھے جو رپورٹیں پہونچی ہیں۔ اور پہونچ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سینکڑوں آدمی ایسے ہیں جو روزانہ روٹی کے لئے غلہ کے محتاج ہیں۔ مجھے یہ بھی اطلاعات ملی ہیں۔ کہ بیسیوں آدمیوں کو گزشتہ دنوں باوجود اس کے کہ غلہ خریدنے کے لئے ان کے پاس پیسے تھے غلہ نہ ملا۔ اور انہیں فاقہ کرنا پڑا۔ مجھے بعض روٹیاں دکھائی گئی ہیں۔ جو میرے نزدیک جانوروں کے کھانے کے قابل بھی نہیں۔ میں نے آج سے دو مہینے پہلے یا شائد اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ بعض دوستوں کو جو آسودہ حال تھے کہلا بھیجا تھا۔ کہ غلہ خرید لو۔ کیونکہ ملک میں قحط کے آثار پائے جاتے ہیں۔ تنگی کے وقت کم از کم تمہارے پاس تو غلہ ہو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ مصیبت کے وقت تم غریبوں کا غلہ چھیننے لگو۔ مگر افسوس کہ کسی نے بھی غلہ نہ خریدا۔ کسی نے تو یہ جواب دے دیا۔ کہ ہمیں ضرورت نہیں۔ کسی نے کہہ دیا کہ ضرورت پر خرید لیا جائے گا۔ اور کسی نے کہا ہمارا توکل پر گزارہ ہے۔ مگر اب وہ توکل پر گزارہ کرنے والے بھی امور عامہ میں عرضیاں لے لے کر آتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے آٹا مہیا کیا جائے۔ اگر انہوں نے غلہ خرید لیا ہوتا۔ تو اب جو غریبوں کے لئے ہم غلہ جمع کر کے لاتے ہیں۔ اس میں وہ شریک نہ ہوتے۔ اور غرباء کی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا۔ مگر اب اس غلہ میں امراء بھی شریک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے یہ تحریک ایک رؤیا کی بناء پر کی تھی۔ جو ایک عورت نے مجھے سنایا۔ اور جس کو سنتے ہی مجھے یقین آ گیا۔ کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اس عورت نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دو ہزار کا غلہ فوراً خرید لو۔ کیونکہ ملک میں قحط پڑنے والا ہے۔ میں نے اسی وقت امراء کو تحریک کی۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ان میں سے ایک نے بھی غلہ نہیں خریدا۔ اب ہم اس کے ازالہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے آج ہی صدر انجمن احمدیہ کو پانچ ہزار روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دی ہے۔ کہ وہ اس سے غلہ خریدے اور لوگوں میں تقسیم کرے۔ نئی فصل کے نکلنے میں ابھی ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ اور قادیان کا خرچ سو من روزانہ ہے۔ گویا ہمیں نئی فصل نکلنے تک پانچ ہزار من غلہ کی ضرورت ہے۔ لیکن آجکل اس قسم کے حالات ہیں۔ کہ ۲۰-۲۵ من غلہ ملنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا میں اس امر کی بھی تحقیقات کر رہا ہوں۔ کہ اگر بیرونی صوبوں سے غلہ منگوانے کی اجازت ہو تو سندھ سے غلہ لایا جائے۔ سندھ میں غلہ کچھ سستا بک جاتا ہے۔ مگر ابھی مجھے یقینی طور پر معلوم نہیں۔ کہ حکومت کی طرف سے اس امر کی اجازت بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ نازک دن ہیں۔ ان میں دوسروں سے ہمدردی کرنی چاہیئے۔ اور جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اسے اپنی غذا بدلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گندم نہ ملے تو جو پر گزارہ کر لو جو نہ ملے تو مکئی پر گزارہ کر لو۔ اسی طرح چاول کھانے کی عادت ڈالو خصوصاً آسودہ حال لوگ ایک وقت چاول کھانے کی عادت ڈال لیں۔ تو آٹے کی خریداری میں بھی کمی آ جائے گی۔ اور ان کی صحت پر بھی کوئی بُرا اثر نہیں پڑے گا۔

حضور نے اسی سلسلہ میں زمینداروں کو فرمایا کہ اگلی فصل پر انہیں اپنے لئے زیادہ سے زیادہ غلہ جمع کر لینا چاہیئے۔ اور غلہ کو روپیہ کی صورت میں بدلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ غالباً یہ سال مشکلات کا آخری سال ہے ۴۲ء کے آخر یا ۴۳ء کے شروع میں حالات ایسا پلٹا کھا جائیں گے۔ کہ دنیا کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اس لئے اس سال خصوصیت کے ساتھ ہر کام جماعتی رنگ میں ادا کرنا چاہیئے۔

بیرونی جماعتوں کو مخاطب کر کے حضور نے یہ ارشاد فرمایا کہ جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کہا تھا۔ خطرات کے موقعہ پر مرکز میں جمع ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے بعض حلقوں کے احمدیوں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ اپنے علاقہ میں ایک مرکز بنا لیں۔ مگر جہاں مرکز نہ بن سکے۔ وہاں کے احمدیوں کو قادیان آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس وقت قادیان میں سینکڑوں لوگوں نے اپنے بیوی بچے بھیج دیئے ہیں۔ اور کئی بھیجنے والے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا بھی ہماری جماعت کا فرض ہے۔

اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ بعض غیر احمدیوں نے بھی اپنے بال بچہ کو قادیان بھیجنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ خطرہ کے وقت جو لوگ اپنے مال جان اور ناموس کے متعلق ہم پر اعتماد کریں گے۔ وہ خواہ کسی مذہب وملت کے ہوں۔ ہم اپنے مال جان اور ناموس کی طرح ان کی بھی حفاظت کریں گے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ میں کارکنوں کو بھی ان امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ میں خوش ہوں۔ کہ امور عامہ والوں نے ہمت سے کام لیا۔ اور انہوں نے لوگوں کی مدد کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سے بھی زیادہ قربانی کریں گے اور پوری کوشش کریں گے۔ کہ ہر شخص کو غلہ ملتا رہے اس کے لئے رات دن اگلے پہر یا پچھلے پہر کا کوئی سوال نہیں۔ انہیں ہر وقت اس کام کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک اور مبارک تقریب

اعلان شادی و تحریک دعا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی کے متعلق حسب ذیل اعلان برائے اشاعت ارسال فرمایا ہے۔

میرے لڑکے عزیز مرزا منیر احمد سلمہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ بیگم سلمہا دختر اخویم مکرم میاں عبداللہ خان صاحب کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اب تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۸ ۱۳۲۱ہش بروز ہفتہ قرار پائی ہے۔ رخصتانہ انشاءاللہ نماز عصر اور مغرب کے درمیان ہو گا۔ میں جملہ دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(نوٹ) جن عزیزوں اور دوستوں کو شادی میں شرکت کے لئے دعوتی خطوط لکھے گئے ہیں وہ نوٹ فرما لیں۔ کہ ایک مجبوری کی وجہ سے شادی کی تاریخ ۲۵ مارچ بروز بدھ کی بجائے ۲۸ مارچ بروز ہفتہ مقرر کی گئی ہے۔

قادیان میں وسیع پیمانہ پر بھرتی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۷ مارچ کو لفٹنٹ کرنل جانسن معہ ریکروٹنگ سٹاف کے قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ایر فورس۔ نیوی۔ کاریگروں کلرکوں ٹیکنیکل سکول اور عام فوج کی بھرتی ہو گی۔ اس دن خاص طور پر امیدواروں کو قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ تاکہ میں اپنی موجودگی میں ان کے لئے بہتر سے بہتر ملازمت کا انتظام کر سکوں۔ (ناظر امور عامہ)

ایک گمشدہ کے متعلق اعلان سید ظہور احمد کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد گھر آ جائے کیونکہ اس کی والدہ سخت بیمار ہے۔ اس کے لئے اب گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ سردار حسین شاہ قادیان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان

(۱۰)

تباہی کا بگل

سورۃ المدثر میں جس ناقور یعنی جنگی بگل بجائے جانے کا ذکر ہے۔ اور جس بالِ ممدود والے سے خدا تعالےٰ کے خود نپٹنے کا ذکر ہے۔ وُہ وُہی اقوام مسیحی ہیں۔ جن کا ذکر سورۃ کہف میں ہے۔ اور ان کی تباہی کا بگل وُہی باس شدید والی آتشبار جنگیں ہیں۔ جنکا ذکر سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں ہوا۔ پھر سورۃ کہف میں اور سورۃ مریم میں بھی کیا گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے الفاظ میں یاجوج وماجوج۔ اور اس کی جنگوں کا ذکر فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اُن کا سارا اَتا پتا بتا دیا ؎

پیشگوئیوں کا خلاصہ

غرض تمام اگلی پچھلی پیشگوئیاں مندرجہ ذیل باتوں پر متفق ہیں:-

اول - دُنیا میں ایک شدید فتنہ برپا ہونے والا ہے

دوم - سارا جہاں اس فتنہ میں مبتلا ہوگا

سوم - اسلام اور مسلمانوں کو بھی اس فتنہ سے شدید خطرہ پیدا ہوگا - **چہارم** یاجوج وماجوج کی قومیں رُوئے زمین پر چھاجائینگی -

پنجم - وُہ سب عیسائیت میں داخل ہونگی -

ششم - باس شدید والا فتنہ عظیمہ ان کی مسخ شدہ عیسائیت کے سبب پیدا ہوگا

ہفتم - ان کا یہ فتنہ اتنا بڑھے گا - اتنا بڑھے گا - کہ خدا تعالےٰ کے نام تک کو رُوئے زمین سے مٹانے کے درپے ہو جائے گا - مذہب پر اس سے موت وارد ہوگی اور اس کے ذریعہ سے ضلالت کا دَور دورہ ہوگا

ہشتم - یہ فتنہ بڑھتے بڑھتے انجام کار باس شدید خطرناک جنگوں کی صورت اختیار کرلے گا ؎ **نہم** - یہ جنگیں آتشبار ہوکر دُنیا میں جہنم برپا کریں گی ؎

دہم - قومیں قوموں سے سلطنتیں سلطنتوں سے ٹکرائیں گی - اور ایسی حالت میں یہ جنگیں چھڑیں گی - کہ قومیں ان کے لئے تیار نہ ہونگیں اس اعتبار سے ان کی آمد اچانک ہوگی -

یازدہم - آسمان پھٹیں گے - اور شعلہ زن اور دھوآں دھار آگ برسائی جائے گی - زمین شق ہوگی - اور پہاڑ لرزائے جائیں گے -

دوازدہم - آسمان سے فوجیں اتریں گی زہر افشاں گیس - اور دُھوآں نازل ہوگا -

سیزدہم - جنگ کا یہ منظر مہیب قیامت کا نظارہ ہوگا - اور عیسائی اقوام یاجوج و ماجوج کے لئے یوم الحساب قائم ہوگا جس میں ان کا فیصلہ کردیا جائے گا -

چہاردہم - یہ اس لئے ہوگا - کہ تا وُے جب جانیں کہ خدا وند میں ہوں اور وے میری تقدیس کریں ؎ **پانزدہم** مسلمان رحمانی نوازش سے دوبارہ نوازے جائیں گے - نئے سرے سے ان کا احیاء ہوگا ؎

شش دہم - نیا آسمان ہوگا - اور نئی زمین ہوگی - نیا نظام ہوگا - اور نیا انتظام اور ایک لازوال آسمانی بادشاہت قائم کی جائے گی - وعنت الوجوہ للحی القیوم (سورۃ طٰہٰ) اور حی وقیوم کے سامنے گردنیں جھکیں گی - وقد خاب من حمل ظلمًا - اور جس نے ظلم اُٹھایا - وُہ ناکام ہوگا - وکذالک انزلناہ قرآنًا عربیًا ایسا معجز نما قرآن ہم نے اُتارا ہے - جو زبان عربی میں ہے - جو بات کھول کر بیان کرنے کی وسعت رکھتی ہے - وصرفنا فیہ من الوعید - اور ہم نے باس شدید والے وعدہ کو اس قرآن میں مختلف پیراؤں میں بار بار بیان کردیا ہے - لعلھم یتقون - تا وُہ عذاب الٰہی سے بچاؤ کی صورت تقوےٰ کے ذریعہ اختیار کریں - او یحدث لھم ذکرًا - ورنہ پھر وُہ نصیحت آموز وعبرتناک حادثہ سامنے لائیگا فتعالی اللہ الملک الحق - وُہ ملک حق اس سے بہت بلند ہے - کہ کوئی بات فضول کرے - فلا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضٰی الیک وحیہ - پس اس قرآن کے متعلق پیشتر اس کے کہ اس کی وحی کو قضائے آسمانی سے پورا کیا جاتے - جلدی نہ کرنا ؎

عظیم الشان انقلاب

یہ آیات سورۃ طٰہٰ کی آیاتِ بینات میں سے ہیں - اس سورۃ میں باس شدید والے وعید کا ہی ذکر ہے - اور اس میں یہ خبر بھی دی گئی ہے - کہ باس شدید والا حادثہ پیش آنے پر ایک عظیم الشان انقلاب ہوگا - نئی زمین ہوگی - اور نیا نظام ہوگا - جو نبی نوع انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں ضرورتوں کا متکفل ہوگا سورۃ طٰہٰ میں باس شدید والے حادثہ عظیمہ کے برپا ہونے کا زمانہ تک معیّن کردیا گیا ہے - اللہ تعالےٰ کے وجود اور اس کی وحی یا نہ اور مکاشفات وتجلیات کے انکار کرنے والوں کی نظر میں یہ بات بھی یقینًا عجیب - اور انوکھی ہوگی - کہ جو زمانہ اس حادثہ عظیمہ کے برپا ہونے کا سورۃ طٰہٰ میں بتلایا گیا ہے - وُہ اندازًا وُہی زمانہ ہے جو دانیال اور حزقائیل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کی وحیوں میں بتلایا گیا ہے ان انبیاء کی پیشگوئیوں کے الفاظ مختلف ہیں - انداز بیان مختلف ہے - مگر باوجود اس کے ماحصل ان سب کا ایک ہی ہے - اور تقریبًا ایک ہی زمانے میں وُہ میعاد ختم ہوتی ہے - چند سال آگے پیچھے کا فرق ایسی باتوں میں چنداں اہمیت نہیں رکھتا ؎

نوجوانانِ جماعت کے نام

دورِ حاضرہ ایک نازک مرحلہ میں سے گزر رہا ہے - اقوام عالم طمع - لالچ اور خودغرضی کی بنا پر آپس میں برسر پیکار ہیں - دُنیا کا امن مفقود ہوچکا ہے - یورپ کے ممالک ایک نہایت ہی اندوہناک اور بھیانک جنگ میں مبتلا ہیں - اور اس خطرناک عذاب کے بادل ہندوستان کی فضاء کو بھی مکدّر کرتے نظر آرہے ہیں مختلف ممالک میں بڑی بڑی عظیم الشان عمارات کا صفایا کیا جارہا ہے - ہزاروں نفوس روزانہ موت کا شکار ہورہے ہیں - مہتم بالشان محلات اور باغات کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جارہا ؎

اس پُرآشوب زمانہ میں جماعت احمدیہ کے لئے جس قدر بیداری اور قربانیوں کے مظاہرہ کی ضرورت ہے - وُہ جماعت کے احباب پر اظہر من الشمس ہے - ہم نے پرچم اسلام کو فتح اور سلامتی کے ساتھ اکنافِ عالم میں گاڑنا ہے - الٰہی جماعتوں کو بامِ رفعت پر گامزن ہونے کے لئے مشکلات اور مصائب کی تنگ وتار گھاٹیوں کو عبور کرنا لابدی ہوتا ہے اس لئے جماعت احمدیہ کو بھی ترقیات کی منازل طے کرنے کے لئے کٹھن منازل میں سے گزرنا ضروری ہے - پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض منصبی ہے - کہ وُہ آنے والے ابتلاؤں اور صعوبتوں کے مقابلہ کے لئے اہلیت اور قابلیت پیدا کرے ؎

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس مقصد کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا ہے - جس کی اہمیت کو واضح کرتے ہُوئے حضورؐ نے فرمایا:

"میں دیکھ رہا ہُوں - کہ سلسلہ پر کیا کیا حملہ کیا جائے گا - اور میں دیکھ رہا ہوں - کہ ہماری طرف سے ان حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا - ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے - اور اس کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ ہیں - اور درحقیقت یہ رُوحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم وتربیت ہے - اس فوج کی جس فوج نے احمدیت کے دُشمنوں سے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے جس نے - احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دُشمن کے مقام پر گاڑنا ہے" (الفضل ۷ - اپریل ۱۹۳۹ء)

حضور کے متذکرہ بالا فرمان سے عیاں ہے - کہ نوجوانان جماعت کا مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا شیطان اور اس کی طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ کے ذرائع میں سے ایک بڑا ذریعہ ہے - پس میں تمام نونہالان جماعت سے جو ۱۵ سے ۴۰ سال تک کی عمر کے ہیں - اور ابھی تک اس مجلس کی رکنیت سے باہر ہیں - پُرزور اپیل کرتا ہُوں - کہ وُہ اپنے پیارے محسن وشفیق آقا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہُوئے پروانہ وار آگے بڑھیں - اور حضور کی اس جاری فرمودہ فوج کے سپاہیوں میں شمولیت اختیار فرماکر سلسلہ کی عظمت - وقار اور حقانیت کا سکہ بٹھانے کے لئے عملی جدوجہد کو شروع کریں - اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو - عبداللطیف مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک رؤیا کی بنا پر الفضل کے خلاف غیر مبایعین کا بے جا شور

کیا کوئی غیر مبایع رؤیا کے خلاف حلف اٹھانے کے لئے تیار ہے

محترمی حافظ عبدالحق صاحب اور ان کے والد محترم تین چار سال سے غیر مبایعین کے زیر تبلیغ تھے۔ اکثر دونوں صاحبان ان کے جلسوں وغیرہ میں بھی شامل ہوتے رہتے تھے۔ قریباً دس ماہ ہوئے ایک دن بازار قصہ خوانی پشاور میں حافظ عبدالحق صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے مسئلہ ختم نبوت وغیرہ پر اعتراضات کئے میں نے جواب دیئے۔ ازاں بعد دونوں باپ بیٹا گاہے بگاہے مسجد احمدیہ میں تشریف لاتے رہے۔ اور غیر مبایعین کے وساوس پیش کر کے اپنی تسلی کرتے رہے۔

شروع دسمبر ۱۹۴۱ء میں حافظ عبدالحق صاحب نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ بعض غیر مبایع میرے والد صاحب کے پاس گئے تھے۔ اور انہیں کہا کہ اگر آپ ہمارے جلسہ پر لاہور جانا چاہتے ہیں تو ہم لے جائیں گے۔ مگر میں نے ان کو جواب دیا۔ کہ اگر تم قادیان کے جلسہ پر بھی لے جاؤ۔ تو میں تمہارے ساتھ لاہور جاؤنگا۔ تاکہ میں دونوں جلسوں کو دیکھ کر اندازہ لگا سکوں۔ کہ کونسا فریق حق پر ہے۔ مگر غیر مبایعین نے قادیان لے جانے سے انکار کر دیا ہے۔

میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ آپ ۲۴ دسمبر کی شام کو تیار ہو کر آ جائیں۔ میں آپ کو ایک دن لاہور کا جلسہ دکھا کر قادیان لے جاؤنگا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ ۲۴ دسمبر کو ہم دونوں پشاور سے روانہ ہو کر ۲۵ دسمبر کی صبح لاہور جا پہونچے۔ غیر مبایعین کے جلسہ کی کارروائی ابھی شروع نہیں ہوئی تھی۔ کہ ہم ان کی جلسہ گاہ میں حاضر ہو گئے نظم و تلاوت کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے افتتاحی تقریر شروع کی۔ تقریر ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی۔ کہ حافظ صاحب کی طبیعت بیزار ہو گئی۔ اور مجھ سے کہا کہ قادیان اب قریب وقت میں گاڑی کب جائے گی۔ میں نے کہا۔

کہ ۱۱ ½ بجے دوپہر کو۔ حافظ صاحب نے کہا کہ اٹھو قادیان جاتے ہیں۔ یہاں ان کے جلسہ میں وقت ضائع نہیں کرتے۔ میں نے اندازہ لگا لیا ہے۔ کہ یہ لوگ حد سے زیادہ مبالغہ کرتے ہیں۔ اور کہنے لگے۔ غیر مبایع مولوی محمد علی صاحب کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ مگر ان کی تقریر تو بڑی پھسپھسی ہے۔ اور سوائے جماعت احمدیہ پر حملے کرنے کے ان کو اور کوئی مضمون سوجھتا ہی نہیں۔ افتتاحی تقریر میں ہی جب جماعت احمدیہ پر حملے شروع کر دیئے ہیں تو پھر دوران جلسہ میں تو گالیوں کی بوچھاڑ ہو گی۔ اس وقت ان کے جلسہ کی حاضری بمشکل دو صد کے قریب تھی۔ (جس میں پچاس سے زائد مبایعین تھے۔ اور پچاس کے قریب بچے وغیرہ جو کہ سٹوں پر براجمان تھے بمشکل ان کی اپنی پارٹی کے لوگ ایک صد کے قریب تھے) کہنے لگے۔ عرصہ ۲۸ سال میں خدا نے ان کی کیا مدد کی ہے۔ پشاور میں یہ لوگ کہتے تھے۔ کہ ہمارے جلسہ پر بڑی رونق ہوتی ہے۔ مگر یہاں ایسی بے رونقی ہے کہ گویا جلسہ گاہ شہر خموشاں ہے۔

الغرض حافظ صاحب میرے ساتھ قادیان چلے گئے۔ اور عید کی نماز پڑھ کر واپس پشاور آئے۔ غیر مبایعین نے پشاور پہونچتے ہی ان کو ورغلانا شروع کر دیا۔ اور طرح طرح کے الزامات حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نسبت ان کے سامنے دہرائے۔ مستریوں اور مصریوں کا ناپاک لٹریچر ان کو پڑھنے کے لئے دیا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ اور طبیعت سخت پریشان تھی۔ کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے آخر خدا تعالےٰ نے میری دستگیری فرمائی۔ اور وہ رویاء جو الفضل میں شائع ہوا ہے دیکھ کر میری تسلی ہو گئی۔ اور میں سلسلہ احمدیہ میں بیعت کر کے شامل ہو گیا۔

اس رویا کے شائع ہونے پر پیغامی کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ اور چھوٹے بڑوں نے الفضل کو کوسنا شروع کر دیا۔ اور کہا۔ کہ الفضل نے حد سے بڑھ کر دل آزاری کی ہے۔ اور ایک صاحب نے تو الفضل پر سوقیانہ پن کا الزام لگانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ایڈیٹر پیغام نے اس رویاء کو "قادیانی صحافت کا سانحہ ارتحال" کے عنوان کے ماتحت شائع کیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ بے رحم لوگ اب مظلوم بکبیر و ڈل کی شکل میں نمودار ہو کر آہ و بکا کر رہے ہیں۔ اور سوچتے نہیں کہ "الفضل" کا اس میں کیا قصور ہے۔ ایک شخص موجود ہے جس نے رویا دیکھا۔ اور اس وقت دیکھا جب بعض غیر مبایعین نے اسے سخت تذبذب میں ڈال رکھا تھا۔ اور انتہائی کوشش کر رہے تھے۔ کہ اپنے ساتھ ملا لیں۔ ایسے اضطراب کی حالت میں اس نے خدا تعالےٰ سے التجا کی۔ کہ اسے اطمینان قلب بخشا جائے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس رویا کے ذریعہ اسے صحیح فیصلہ تک پہونچنے اور اطمینان قلب حاصل کرنے کی توفیق بخشی۔

یہ رویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے دیکھو مکاشفات صفحہ ۵۴۔ جس میں تفسیر کبیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی۔ جسے ایک چور لے کر بھاگ گیا تھا۔ اور جس نے حضرت اقدس کے ملفوظات کو دنیا سے (عقائد و خصوصیات) نابود کرنے کی کوشش کرنے کے باوجود اپنی تفسیر کو دنیا کے سامنے اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ گویا وہ حضرت اقدس کی شاخ میں سے ہے۔ مگر حضرت اقدس نے اس چور کو شیطان قرار دیا ہے۔ پس ایسے رویا کو "پریشان خوابی" قرار دینا ایڈیٹر پیغام کا ہی کام ہے۔ یہ رویا اللہ تعالےٰ نے ایک سعید روح کو دکھا کر موجب ہدایت بنایا ہے ہاں اگر کسی غیر مبایع میں جرأت ہے۔ کہ وہ اس رویا کو حافظ صاحب کا اختراع کہے تو مرد میدان بن کر سامنے آئے۔ اور حلف مؤکد بعذاب اٹھائے۔ اس کے مقابلہ میں حافظ صاحب بھی حلف مؤکد بعذاب اٹھانے کو تیار ہیں۔ کہ میں نے یہ رویا فی الحقیقت دیکھا ہے۔

غیر مبایعین مدت سے گند اچھال رہے ہیں۔ اور ان کی اس روش سے بیزار ہو کر بہت سی سعید روحیں ان سے علیحدہ ہو کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکی ہیں۔ مگر آج یہ تہذیب و شرافت کے علمبردار بن کر چلا رہے ہیں۔ کہ الفضل خلاف تہذیب اور خلاف اسلام نوٹ نکالتا ہے۔

پیغام صلح کے اس ناپاک پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر جو اس نے حافظ صاحب کے رویا کے متعلق کیا ہے۔ ایک پشاوری چھابڑی فروش غیر مبایع نے حافظ عبدالحق صاحب کے والد کو ڈرایا اور دھمکایا۔ کہ تم اپنے فرزند سے کہو۔ کہ وہ ہمارے حضرت امیر سے معافی مانگے۔ ورنہ کوئی غیر مبایع اس کو قتل کر دے گا۔ اور تمہیں بھی ہم غیر احمدیوں سے کہہ کر مسجد سے نکلوا دیں گے مگر پیغام پارٹی کا ان اوچھے ہتھیاروں پر اتر آنا ان کے لئے مفید نہ ہو گا۔ وہ بے شک جس قدر باطل کی حمایت کے لئے زور لگا سکتے ہیں لگا لیں۔ خدا کے فضل سے آخر ناکام و نامراد ہی رہیں گے۔

خاکسار۔ عبدالکریم سیکرٹری اصلاح مابین غیر مبایعین پشاور

احباب حیدرآباد و سکندرآباد کا شکریہ

مسجد احمدیہ سرینگر کے چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں میں چند روز حیدرآباد دکن میں رہا۔ اکثر احباب نے نہایت اخلاص و محبت سے معاونت کی۔ اس سلسلہ میں صرف خاندان عبداللہ الہ دین کے وعدے ۱۳۰۰ روپیہ سے زائد کے ہیں جن میں سے دو صد سے زائد وصول ہو چکا ہے۔ میری درخواست پر محترم جناب سیٹھ عبداللہ صاحب و خان بہادر سیٹھ احمد الہ دین صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے حصہ کی رقوم میں

غلامی کو آزادی میں بدلنے کے لئے وقار عمل میں شریک ہونا ضروری ہے (مہتمم وقار عمل)

مرکزی اسمبلی کے "قاضی بل" کے خلاف احمدی جماعتوں کی آواز

جماعت احمدیہ لدھیانہ

۱۳ مارچ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ مرکزی اسمبلی نے جو عجیب وغریب مسودہ قانون موسومہ قاضی بل استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا۔ اور جس کی دفعات کا مفاد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے نکاح پڑھنے کے لئے سرکاری طور پر قاضی مقرر کئے جائیں۔ چونکہ یہ قانون مسلمانوں کے لئے پیچیدگیاں پیدا کرنے والا۔ اور ان کی مشکلات میں اضافہ کرنے والا ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ لدھیانہ اپنے خاص اور مکمل اجلاس میں اس مسودہ قانون کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔

خاکسار۔ محمد اشرف

جماعت احمدیہ محلہ دارالعلوم قادیان

۱۶ مارچ مسجد نور میں انجمن احمدیہ محلہ دارالعلوم کا ایک اجلاس عام ہوا۔ جس میں تمام افراد محلہ شامل تھے حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ مرکزی اسمبلی نے جو ایک مسودہ قانون قاضی بل کے نام سے اس لئے پیش کیا ہے کہ اس کے متعلق رائے عامہ دریافت کی جائے محلہ دارالعلوم کی انجمن احمدیہ کے تمام افراد اس کو نہ صرف غیر ضروری اور فضول سمجھتے ہیں۔ بلکہ اس سے جو پابندیاں عاید ہوتی ہیں ان کو نہایت مضحکہ خیز ناقابل عمل اور شرعی امور میں ایک خطرناک دخل اور بدعت یقین کرتے ہیں۔ اسلام نے نکاح پڑھنے کے لئے خطیب کے تقرر کے لئے کوئی شرط نہیں رکھی۔

محمد طفیل خان صدر

جماعت احمدیہ محلہ مسجد اقصیٰ

۱۷ مارچ کو مسجد اقصیٰ میں محلہ مسجد اقصیٰ کے احمدی احباب کا ایک غیر معمولی اجلاس عام زیر صدارت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ رائے سے پاس کردہ ریزولیوشن کی نقل درج ذیل ہے

ہم احمدی مسلمانان محلہ مسجد اقصیٰ قادیان کا یہ اجلاس عام گورنمنٹ کے مشتہرہ بل "قاضی بل" کو نہایت مضحکہ خیز اور ناقابل عمل اور کئی قسم کے مفاسد کا پیش خیمہ خیال کرتے ہوئے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ یہ بل قانونی صورت اختیار کر کے ہمارے مذہب اسلام میں کسی طرح رخنہ انداز ہو"

خاکسار۔ قریشی محمد عبد اللہ وائس پریذیڈنٹ

جماعت احمدیہ محلہ مسجد مبارک

۱۸ مارچ صبح سات بجے مسجد مبارک میں زیر صدارت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ومفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک عام اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولوی صاحب نے "قاضی بل" کے خلاف ایک مدلل تقریر فرماتے ہوئے اس کی قباحتوں اور اس کے نتیجہ میں پیدا شدہ مشکلات کا ذکر فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو متفقہ طور پر پاس ہوا۔

ہم احمدی مسلمانان حلقہ مسجد مبارک متفقہ طور پر "قاضی بل" کے خلاف نفرت وحقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس بل کے ذریعہ اسلامی شریعت میں بے جا دخل اندازی کی گئی ہے۔ اور اسلامی نکاحوں پر ناجائز قیود اور بے معنی پابندیاں عائد کر کے تمام مسلمانوں کے لئے گوناگوں مشکلات پیدا کی گئی ہیں۔ اس لئے ہم اس بل کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے گورنمنٹ سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی میں اس بل کو پاس ہونے کی قطعاً اجازت نہ دے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کے لئے یہ بل نہایت تکلیف دہ اور ناقابل عمل ہے۔

پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک قادیان

انجمن احمدیہ محلہ دارالرحمت

۱۹ مارچ بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالرحمت میں ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے حسب ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

انجمن احمدیہ دارالرحمت کا یہ غیر معمولی اجلاس قاضی بل کے خلاف پرزور احتجاج کرتا ہے اور اسے پبلک کے لئے مضرت رساں اور پیچیدگیوں اور مشکلات کو بڑھانے کا ذریعہ خیال کرتا ہے۔ چند درسگاہوں کے تعلیم یافتہ لوگوں کو قاضی مقرر کرنا اسلامی اصول کے خلاف اور مداخلت فی الدین ہے۔ جبکہ مسلمانوں کو ان کا مذہب یہ حق دیتا ہے۔ کہ وہ ہر ایسے مسلمان سے جو جو فرائض نکاح کو سرانجام دے سکے نکاح پڑھا سکتے ہیں۔ لہٰذا انجمن ہذا کا یہ غیر معمولی اجلاس اس بل کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا درخواست کرتا ہے۔ کہ اس بل کو ہرگز ہرگز پاس نہ کیا جائے۔

پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت

تحریک جدید میں سباق کی روح رکھنے والی جماعتوں کی شاندار قربانیاں

ہندوستان کی جماعتیں اور افراد اس کوشش میں ہیں۔ کہ سال ہشتم کے وعدوں کی رقوم ۳۱ مارچ تک مرکز میں داخل کر دیں۔ تا ان کی یہ عملی جدوجہد زیادہ ثواب اور زیادہ سلسلہ کو فائدہ پہنچانے والی ہو۔ اور وہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی بھی حاصل کر سکیں۔ بعض افراد نے بڑی جدوجہد سے اپنا چندہ ۳۱ مارچ سے پہلے داخل کر دیا ہے۔ ان میں سے بعض کے نام شائع بھی ہو چکے ہیں۔ ذیل میں ایسی جماعتوں کی فہرست دی جاتی ہے۔ جن کے وعدے اب تک ساٹھ فیصدی سے سو فیصدی تک پورے ہو چکے ہیں:

مبارک آباد سندھ (وعدہ) ۸۷ (وصولی) ۸۷ یہ جماعت اپنا چندہ بالعموم وعدے کے ساتھ ہی ادا کرتی رہی۔ محمود آباد فارم سندھ:- ۱۷ - ۱۷ ان کا وعدہ سال میں دینے کا تھا۔ چک نمبر ۲۷۰ الف:- ۵۹ - ۴۸۔ زمیندار احباب نے خاص توجہ سے ادائیگی کی ہے۔ بہاول نگر ریاست بہاولپور ۸۹ - ۶۶۔ چک نمبر ۱۳۰ صادق آباد ۵۹ - ۵۹ ان دونوں جماعتوں نے ادا کرنے میں خاص توجہ رکھی ہے۔ کامٹی ناگپور:- ۱۱۵ - ۱۱۵ وعدہ سال میں ادا کرنے کا تھا۔ مگر حضور کے ارشاد پر پہلے ادا کر دیا۔ بسراواں متصل قادیان ۴۰ - ۴۰ حضور کا ارشاد ملتے ہی پورا ادا کر دیا۔ سوک کلاں ضلع گجرات ۳۲ - ۳۲۔ چک سکندر ضلع گجرات ۱۸۸ - ۱۱۳۔ گھیر ضلع گجرات ۷۵ - ۷۰ ابتدائے سال میں ہی ادا کر دیا کرتے ہیں۔ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ ۲۶۳ - ۲۵۰۔ گجو چک ضلع گوجرانوالہ ۳۱ - ۲۵۔ موہن کے ضلع گوجرانوالہ ۶۳ - ۶۳ ہمیشہ شروع میں ہی ادا کرتے ہیں۔ میرٹھ ۴۷ - ۳۷۰ افراد نے خاص توجہ سے روپیہ ادا کیا ہے۔ کان پور ۴۴۸ - ۳۰۷۔ پونہ ۲۷۲ - ۲۱۴۔

شیموگا۔ میسور (وعدہ) ۴۳۳ (وصولی) ۳۹۰ - ہر ماہ قسط ارسال کی ہے۔ تا ۳۱ مارچ تک پورا ہو جائے۔ جے پور ریاست ۴۳۲ - ۳۶۰ خاص طور پر کوشش کر کے یہ چندہ باوجود قسط وار دینے کے ارسال کیا ہے۔ ایک دوست نے وعدہ سے بھی بیس روپے زیادہ ادا کئے ہیں۔ بقیہ رقم ایک دوست کی طرف ہے۔ جو فوج میں ملازم ہیں۔ ان کو سیکرٹری صاحب نے لکھا ہے کہ ۳۱ مارچ سے قبل ادا کریں۔ چک $\frac{\text{۶ب}}{\text{۱۱}}$ ۱۵۷ - ۱۲۷۔ کپور تھلہ ۲۵۰ - ۱۸۰۔ مالاکنڈ ۳۵۹ - ۲۲۳ قسط وار دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر حضور کے ارشاد نے سابقون میں آنے پر مجبور کیا۔ عثمان آباد ۶۳ - ۴۸۔ بٹھنڈہ ۳۹۱ - ۳۶۳۔ انبالہ چھاؤنی ۶۳ - ۵۲ یکم اگست تک دینے کا وعدہ تھا۔ لجنہ اماء اللہ دہلی ۱۴۴ - ۱۲۸ یہ لجنہ بھی قادیان وسیالکوٹ کی لجنہ کی طرح خاص کوشش کرتی رہتی ہے۔ آگرہ ۲۶۲ - ۱۷۳۔ عدن ۸۲۸ - ۶۷۷۔ ۳۱ مارچ تک بقیہ رقم بھی آنے کی امید ہے۔ چک $\frac{\text{۸}}{\text{۷۸}}$ جنوبی شاہ پور ۱۵۵ - ۱۰۵۔ ایک دوست نے اپنے وعدے سے ڈبل ادا کیا ہے۔ کریالہ نوالہ ضلع گجرات ۱۷۸ - ۱۰۸ وعدہ غیر معین تھا۔ عالم گڑھ ضلع گجرات ۱۴۱ - ۱۴۱۔ دوالمیال جہلم ۱۷۵ - ۱۰۰۔ کوٹ قیصرانی ۲۸۷ - ۲۸۷۔ ملتان ۵۷۱ - ۲۸۳۔ لودھراں ۱۱۴ - ۹۸۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۶۳ - ۴۲۔ لائلپور ۱۶۲۳ - ۸۰۶ باوجودیکہ وعدہ گذشتہ سے ڈبل تھا۔ مگر ادائیگی میں بھی خاص توجہ فرمائی ہے۔ مانسہرہ ۴۷ - ۲۹۔ بنگلور ۹۶ - ۹۶۔ محلہ دارالشکر قادیان ۵۲ - ۲۹۔ کرتو شیخوپورہ ۷۵ - ۴۷۔ یہ چالیس جماعتوں کی فہرست ہے۔ ہر جماعت اور ہر مجاہد کو ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ ۳۱ مارچ تک ادا کر سکیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ

خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں اطلاع

آج ۲۰ر امان ۱۳۲۱ھش کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ پڑھا وہ انشاء اللہ بہت جلد احباب کی خدمت میں پہنچایا جائے گا۔ اس ہفتہ یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر

التماس

"الفضل" مورخہ ۱۸ و ۱۹ مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے تمام احباب سے مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ ادا فرمایا جائے۔ یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا جائے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ اُن کی خدمت میں ۸ر اپریل کو دی۔ پی ارسال کر دئے جائیں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

باموقعہ اراضی سکنی

بیس کنال اراضی محلہ دارالانوار میں فروخت ہوتی ہے۔

موقعہ:- سٹیشن اور قادیان کے قریباً درمیان بالمقابل مکان چودھری فتح محمدؐ۔

حدود:- مغرب میں سڑک ساٹھ فٹ۔ جو مسجد دارالانوار سے اسٹیشن کو جاتی ہے۔ جنوب اور مشرق میں تیس تیس فٹ کے دو راستے ہیں۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی کوٹھی کے لئے موزوں ہے۔ اگر چار پانچ احباب مل کر خرید لیں تو مربع قطعات میں تقسیم ہو سکتی ہے قیمت پچیس روپے فی مرلہ

فتح محمد سیال (ایم۔ اے) قادیان

کیا احباب اب بھی تعاون نہ فرمائینگے

موجودہ صبر آزما مشکلات میں جبکہ کاغذ کی گرانی اور نایابی انتہائی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ ہم نے احباب سے خواہش کی تھی۔ کہ وہ ادائیگی چندہ میں مستعدی سے کام لیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ بعض احباب نے اس طرف بالکل توجہ نہیں فرمائی۔ اور یہ امر اس سے ظاہر ہے۔ کہ "الفضل" میں قبل از وقت ایسے خریدار اصحاب کی فہرست ہر ماہ شائع کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ فلاں تاریخ تک چندہ کی ادائیگی فرما دیں۔ یا دی۔ پی روکنے کی اطلاع دے دیں۔ لیکن ہر دفعہ کچھ دوست ایسے نکل آتے ہیں۔ جو نہ ادائیگی کرتے ہیں۔ اور نہ دی۔ پی رکوانے کی اطلاع دیتے ہیں۔ اور جب دی۔ پی جاتا ہے۔ تو اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ پھر بعض دوست ماہوار ادائیگی کا وعدہ کرنے کے باوجود اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ کچھ دوست ایسے بھی ہیں۔ جو دی۔ پی رکوا کر کسی آئندہ وقت میں ادائیگی کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ مگر وعدہ کے مطابق ادائیگی نہیں فرماتے۔ یہ سب باتیں دفتر کی مشکلات کو اور زیادہ بڑھانے کا موجب ہو رہی ہیں۔ ہم ایسے اصحاب سے پُرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ اس ضرر رساں طریق عمل کو ترک کر کے اس نازک وقت میں تعاون کا طریق اختیار کیا جائے۔

نیازمند:- منیجر "الفضل" قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہیڈ کوارٹرز آفس میں ایک اہلمد کی ایک عارضی اسامی (گریڈ ۳۰-۲½-۲-۵۰-۲-۶۰) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ عمر ۲۰ر مئی ۱۹۴۲ء کو اٹھارہ سے پینتیس سال ہونی چاہیئے تعلیمی اوصاف میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان ہے۔ نیز کوالی فائڈ پٹواری جو ریونیو کے متعلق اور ڈپٹی کمشنر کے دفتری کاروبار کے متعلق کافی تجربہ رکھتا ہو ہونا چاہیئے۔ سابق فوجی آدمی (ریزرو فوج کے نہیں) جو چالیس سال سے کم عمر کے ہوں۔ اور جن کے پاس سپیشل آرمی سرٹیفکیٹ (برٹش اور انڈین آرمی) کا فرسٹ کلاس انگلش معہ فسٹ کلاس اردو (انڈین آرمی) سرٹیفکیٹ یا سیکنڈ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہوں بھی زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۰ر اپریل ۱۹۴۲ء ہے۔ بکمل تفصیلات ایک ایسا لفافہ (جس میں خط نہ ہو) آنے پر مہیا کی جاتی ہیں جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور درخواست کنندہ کا پورا پتہ جلی حروف میں درج ہو۔ یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام آنا چاہیئے۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں "اہلمد کی خالی اسامی"

جنرل منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۹ مارچ۔ نیوگنی میں جاپانی فوجوں کی ایک بھاری تعداد بندرگاہ مورسبی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ فوج مورسبی سے ۲۴۰ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے

لنڈن ۱۹ مارچ کینبرا کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جنگی وزارت کے فیصلہ کے مطابق آسٹریلیا میں عام لام بندی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ مارچ ترکی میں جرمن جاسوسوں نے زور شور سے پراپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ آجکل جرمن بھاری تعداد میں ترکی میں پہنچ رہے ہیں۔ اور وہ وہی پارٹ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے بلقان میں ادا کیا۔

بمبئی ۱۹ مارچ ہندو مہاسبھا کے صدر نے سر سکندر حیات خاں کو تار بھیجا ہے کہ مسلم لیگ اور کانگرس میں اگر کوئی سمجھوتہ ہو بھی جائے تو ہندو اس کے پابند نہیں ہوں گے۔ اگر وہ سمجھوتہ ہندوؤں کے مفاد کے منافی ہوا تو ہندو مہاسبھا مخالفت کرے گی۔

میرپور ۱۸ مارچ سناتن دھرم سبھا میرپور نے اپنے ایک اجلاس میں ہندو بیوگان کو حق وراثت دیئے جانے کے اس بل کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ جو جموں وکشمیر کی پرجا سبھا کے سامنے پیش ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ بل دھرم شاستر کے اصول کے خلاف ہے۔ حکومت جموں وکشمیر سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس بل کو پیش نہ ہونے دے۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آج بعد دوپہر مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ ٹیکس لگانے کے لئے ایک ہزار کی حد کو ڈیڑھ ہزار کر دیا جائے گا۔ فنانس ممبر کی ابتدائی تجویز یہ تھی۔ کہ ایک ہزار اور دو ہزار کے درمیان آمدنی کی تمام رقوم پر ٹیکس لگایا جائے

نیویارک ۱۹ مارچ۔ لنڈن سے ایک باخبر نامہ نگار کے بیان کے مطابق اب جرمنوں کو بھی مقبوضہ فرانس میں پانچویں کالم کا خوف لاحق ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمنوں کو اس بات کا یقین ہے۔ کہ فرانس میں جونہی فوجی قوت میں کسی وجہ سے کمی واقعہ ہوئی۔ برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں فرانس پر چڑھائی کر دیں گی شمالی فرانس میں برطانوی چھاپا مار فوج کا کامیاب حملہ اور پیرس پر ہوائی حملہ آنے والے واقعات

کا پیش خیمہ قرار دیئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے سٹارا روسا کے علاقہ میں ایک اور اہم جرمن مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح سمولنسک کے علاقہ میں بھی دو مزید شہر جرمنوں سے دوبارہ چھین لئے گئے ہیں۔ ماسکو سے ۱۲۵ میل مغرب میں جرمن فوجیں موجائسک وغیرہ سے بھاگ کر جمع ہوئی تھیں۔ ان کو بھی روسیوں نے محصور کر لیا ہے۔ خارکوف کی طرف روسیوں کی پیشقدمی روکنے کے لئے جرمنوں نے اپنی تازہ دم فوجیں میدان میں جھونک دی ہیں۔ اور وہ خارکوف اور بیل ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ جوابی حملے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نئے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں میدان میں لائی جا رہی ہیں۔

بھوپال ۱۹ مارچ۔ حکومت بھوپال کا ایک غیر معمولی گزٹ مظہر ہے۔ کہ ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے۔ نواب سر لیاقت حیات خاں کی سیاسی مشیر کی حیثیت میں تقرری منظور کر لی ہے۔

ٹوکیو ۱۹ مارچ تیمور سے جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے بچی کھچی اتحادی فوجوں کو جزیرہ تیمور کی راجدھانی ڈلی کے مغربی حصہ کی طرف دھکیل کر جزیرہ میں جنگ ختم کر دی ہے۔ ڈومئی ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ کل سے مشرقی جاوا میں گھڑیوں کا وقت ٹوکیو کے مطابق کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۱۹ مارچ۔ لابی میں کہا جا رہا ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس اور ہندوستانی لیڈروں کے درمیان بات چیت کا سلسلہ اگلے ہفتہ شروع ہو جائے گا۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی اگلے منگل کو دہلی پہونچ جائیں گے۔ اور ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند سے بات چیت کریں گے۔ اس کے بعد اگزکٹو کونسل کے ارکان سے ملاقات کریں گے بعد ازاں کانگرس مسلم لیگ۔ ہندو مہاسبھا اور پسماندہ اقوام کے نمائندوں سے گفت وشنید کریں گے۔ آپ سر تیج بہادر سپرو سے بھی ملیں گے۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس نئی دہلی میں ۲۷ مارچ کو مسٹر جناح کی صدارت میں منعقد ہو رہا ہے

لنڈن ۱۹ مارچ۔ پارلیمنٹ میں آج وزیر ہند سے دریافت کیا گیا۔ کہ چین کو سامان جنگ لے جانے والی نئی سڑکیں کب تیار ہوں گی۔ اس کا جواب مسٹر امیری نے یہ دیا۔ کہ مفاد عامہ کا تقاضا یہ ہے۔ کہ تفاصیل مشتہر نہ کی جائیں تاہم کہا جا سکتا ہے۔ کہ دونوں سڑکوں کی تعمیر بسرعت جاری ہے۔ فوجی انجنیروں کی مدد سول انجنیئر کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ان قیدیوں کو رہا کرنا جو جنگی مساعی میں رخنہ انداز رہے ہیں مفید نہیں ہے۔

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دشمن کی چند موٹر کشتیوں اور ۲۳ چھوٹے بڑے جہازوں کو مجروح کیا گیا۔ ان میں سے گیارہ تو یقینی طور پر ڈوب گئے۔ اور دو کے متعلق شبہ ہے۔ دشمن کے تین ہوائی جہاز بھی گرا لئے گئے۔ اس تمام نقصان کے مقابلہ میں اتحادیوں کا صرف ایک ہوائی جہاز تباہ ہوا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ امریکہ کے نام لارڈ ہیلی فیکس نے برطانیہ کی جنگی کوششوں کے متعلق ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ اگست کے مقابلہ میں آج ہم دوگنا۔ اور جولائی واگست ۱۹۴۰ء کے مقابلہ میں پانچ گنا سامان جنگ تیار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ برطانی گورنمنٹ نے روزانہ اخبار ڈیلی "مرر" کو وارننگ دی ہے کہ اگر اس نے اس قسم کی خبروں وغیرہ کی اشاعت کو جاری رکھا۔ جن سے جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کی مخالفت بڑھنے کا امکان ہوا۔ تو اس کی اشاعت بند کر دی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۹ مارچ رائل انڈین نیوی کا ایک جہاز "شوتی میری" ڈوب گیا ہے۔ دو ملاح بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی۔ ۱۹ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی نے فنانس بل میں اس امر کی ترمیم پیش کی۔ کہ لفافہ کی قیمت نہ بڑھائی جائے۔ مگر رائے شماری پر یہ تحریک گر گئی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی